بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم: منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۳۰ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ – ۴ ظہور ۱۳۴۹ ہش – ۴ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۷۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرماتے رہیں۔

مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس کی مختصر روداد

ربوہ ۲ ظہور۔ کل مورخہ یکم ظہور بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی اور اہم نصائح سے سرفراز فرمایا۔ ربوہ کے مقامی احباب و خواتین کے علاوہ سرگودھا۔ لائل پور لاہور اور دیگر کئی مقامات سے بھی احباب تشریف لاکر اس اجلاس میں شامل ہوئے۔

نماز مغرب پڑھانے کے بعد حضور اقدس ناسازیٔ طبع کی وجہ سے مسجد سے تشریف لے گئے اور کارروائی کا آغاز حضور کی ہدایت پر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر صوبائی کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم فارسی کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھا۔ بعدہٗ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اقتصادی مشکلات اور ان کا حل کے موضوع پر اپنا مقالہ پڑھا۔ پھر مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب سابق مبلغ نائیجیریا نے اناجیل کی تاریخی حیثیت کے زیرِ عنوان اپنا تحقیقی مقالہ پڑھا۔ آخری مضمون محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کا تھا جس کا عنوان تھا "اعجاز القرآن"۔ اس مضمون کے پڑھے جانے سے پیشتر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے آئے اور حضور نے کرسیٔ صدارت کو رونق بخشی۔

محترم مرزا صاحب کے مقالہ کے بعد حضور نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دُعا قبول ہوتی ہے

اس کا فضل حاصل کرنے کے لئے توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیئے

"یہ ضروری بات ہے کہ بندہ اپنی حالت میں ایک پاک تبدیلی کرے اور اندر ہی اندر خدا تعالیٰ سے صلح کرلے اور یہ معلوم کرے کہ وہ دُنیا میں کس غرض کے لئے آیا ہے اور کہاں تک اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے .... اگر انسان تبدیلی کرے تو خدا تعالیٰ پھر رجوع برحمت ہوتا ہے۔ اُس وقت طبیب کو بھی سُوجھ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر کوئی امر مشکل نہیں بلکہ اس کی تو شان ہے۔ انّما امرہ اذا اراد شیئًا ان یقول لہٗ کن فیکون۔

ایک بار مَیں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک ڈپٹی انسپکٹر پنسل سے ناخن کا میل نکال رہا تھا جس سے اس کا ہاتھ ورم کر گیا۔ آخر ڈاکٹر نے ہاتھ کاٹنے کا مشورہ دیا۔ اس نے معمولی بات سمجھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ مَیں نے پنسل کو ناخن سے بنایا۔ دوسرے دن جب مَیں سَیر کو گیا تو مجھے اس ڈپٹی انسپکٹر کا خیال آیا اور ساتھ ہی میرا ہاتھ ورم کر گیا۔ مَیں نے اسی وقت دعا کی اور الہام ہوا اور پھر دیکھا تو ہاتھ بالکل درست تھا اور کوئی ورم یا تکلیف نہ تھی۔ غرض بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی۔ مگر اس کے لئے ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے۔ پھر جس کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے تو اس کی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے۔ ہماری کتاب میں اس کی بابت صاف لکھا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ ایسا ہی پہلی کتابوں سے پایا جاتا ہے۔ حزقیل نبی کی کتاب میں بھی یہی درج ہے ....
توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۱۸، ۳۱۹)

جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ ظہور ۱۳۴۹ ہش

اسلام کی حقیقت

یاد رہے کہ قرآن کریم انسانوں کی رہنمائی کیلئے نازل ہؤا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ انسان یہاں محض گلچھرے اڑانے کے لئے نہیں آیا بلکہ اس کو یہاں کچھ کرنا بھی ہے۔ یعنی اس کو اس طرح زندگی گزارنا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے اس کی نعمتوں سے متمتع اور اس کی رحمتوں کا مورد بنے تا کہ جس طرح تکوینی زندگی اللہ تعالیٰ کی فرماں بردار ہے اسی طرح انسان کی ارادی زندگی بھی اس کی فرمانبردار بن جائے۔ اسی لئے اس دین کا نام اسلام رکھا گیا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔

اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

"اعتقادی" طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور "عملی" طور پر اس طرح کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبتِ ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمالِ حسنہ اس سے صادر ہوں وہی ہے جو عنداللہ مستحق اجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لا کر اس سے موافقت تامہ ہو گئی اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو گیا۔ اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہیئے اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہوگا وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائینگے مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔

اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقتِ کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل و دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔

اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلّل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علوّ مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور باربرداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام (حصہ اردو)
صفحہ ۳۵ تا ۳۸

قسط ۲

زندہ اور کامل دین ـــــ اسلام

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

دوسرے مذاہب اس لحاظ سے بھی ناقص، ناقابلِ عمل اور انسان کی روحانی ترقیات کی راہ میں ایک رُکاوٹ ہیں کہ ان کی پیش کردہ تعلیم موقع و محل اور انسان کے طبعی تقاضوں اور فطری قوتوں کے خلاف ہے مثلاً عیسائیت صرف عفو اور درگزر اور صبر و حلم اور نرمی پر ہی زور دیتی ہے حالانکہ کبھی نرمی و عفو سے اصلاح ہوتی ہے اور کبھی اس سے اُور بھی نقصان ہوتا ہے۔ اس بارہ میں اسلام کی تعلیم ہی اعلیٰ و افضل اور موقع شناسی کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اگر معاف کرنے اور نرمی کرنے سے کسی کی اصلاح ہوتی ہے تو پھر نرمی ہی کرو، معاف ہی کر دو، سختی نہ کرو۔ لیکن اگر سختی کرنے سے اصلاح ہوتی ہے تو سختی اور سزا کو اختیار کرو نرمی نہ کرو۔ پس اسلام ہی درحقیقت وہ زندہ و کامل اور دائمی دین ہے جو انسانی فطرت کے تمام تقاضوں کو موقع و محل کی مناسبت سے پورا کرتا ہے اور انسانی فطرت کو مسخ نہیں کرتا۔ پس ؎

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

(درثمین اردو)

اسلام کی نمایاں اور امتیازی خصوصیات، اس کی عظیم روحانی تاثیرات و کمالات، اس کے غیر محدود ثمرات و برکات اور اس کے کل ادیان پر غلبہ و ترقیات کا ذکر کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے اصل مفہوم و حقیقت پر روشنی ڈالی جائے۔

اسلام کیا ہے؟

قرآن کریم کی رُو سے اسلام کے معنے یہ ہیں کہ انسان اپنے تمام ارادوں، اپنی تمام مرضیات و خواہشات اور اپنے تمام جذبات و خیالات کو خدا تعالیٰ کی مرضی و منشاء اور رضا کے تابع کر کے اُس کا کامل فرمانبردار بن جائے اور دنیا کی کوئی پیاری سے پیاری چیز بھی انسان کو خدا تعالیٰ کی اطاعت سے روک نہ سکے۔ انسان ہر حال میں اور ہر موقع پر اپنے طبعی میلانات و احساسات پر خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے۔ اُس کی ہر حرکت و سکون اُس کا ہر فعل و عمل، اُس کی تمام قربانیاں اور عبادات محض خدا تعالیٰ کی خاطر ہوں۔ اس کی دشمنی و محبت اور تمام تعلقات خدا تعالیٰ میں ہو کر انجام پائیں۔ غرض انسان اپنے پورے وجود اور اپنے دل و دماغ اور اپنی نیت کو اپنے ربِ کریم و رحیم کے سپرد کر دے۔ اُس کا سونا جاگنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا اور ہر کام ربِ رحمان و منّان کے حکم اور رضا کے تابع ہو جائے بالکل اسی طرح جس طرح نبض کی حرکت دل کی حرکت کے تابع ہوتی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان کا خود کھانا پینا یا اپنے بیوی بچوں کو کھلانا پلانا بھی عبادت میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسی مضمون کو قرآن کریم کی ان آیات میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ
وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ
عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝

(البقرہ ع ۱۳)

"جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور وہ نیک کام کرنے والا (بھی) ہو تو اُس کے رب کے ہاں اُس کے لئے بدلہ (مقرر) ہے اور اُن (لوگوں) کو نہ (آئندہ کے متعلق) کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ (کسی سابق نقصان پر) غمگین ہوں گے۔"

پھر اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اسلام کے مفہوم کو ان مبارک و جامع الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝

(انعام ع ۲۰)

"تُو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔"

اسی طرح فرماتا ہے کہ:۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ
الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ
عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ
لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ
الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ

(الروم ع ۴)

"پس تُو اپنی ساری توجہ دین کے لئے مخصوص کر دے ایسی صورت میں کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو (تو) اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت کو اختیار کر (وہ فطرت) جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے۔"

پھر فرمانِ الٰہی ہوتا ہے کہ:۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ
الْاِسْلَامُ ۟

(آل عمران ع ۲)

"اللہ کے نزدیک اصل دین یقیناً کامل فرمانبرداری ہے۔"

ان آیات کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اسکی پرستش احسن طور پر ہے وہ اسلام ہے اور اسلام انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے اور خدا تعالےٰ نے انسان کو اسلام پر پیدا کیا اور اسلام کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی یہ چاہا ہے کہ انسان اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اسکی پرستش، اطاعت اور محبت میں لگ جائے۔ اسی وجہ سے اس قادر کریم نے انسان کو تمام قویٰ اسلام کے مناسب حال عطا کئے ہیں ..... انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں اصل مقصود اُن سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا تعالےٰ کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجُز خدا تعالیٰ کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر، بڑا عہدہ پا کر، بڑا تاجر بن کر، بڑی بادشاہی تک پہنچ کر، بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا ..... مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵۹-۱۶۰)

اسلام کے لغوی معنے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے لغوی معنے بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"لغتِ عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگوئی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔"

امن و سلامتی کا عالمگیر پیغام

اِس حوالہ سے ظاہر ہے کہ اسلام کے معنوں میں کلی طور پر اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینے، اپنے ہر ارادے اور مرضی کو منشائے الٰہی کے ماتحت کر دینے، اپنے ہر قول و فعل اور حرکت و سکون کو رضائے خداوندی کیلئے وقف کر دینے اور ہر غیر معروف اور ناپسندیدہ امر کو ترک کر دینے کے علاوہ صلح و آشتی اور امن و سلامتی کے معنے بھی اسلام کے مفہوم میں شامل ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام امن و سلامتی اور خیر و بھلائی کا ایک عالمگیر پیغام ہے کُل نسلِ انسانی کے نام ـــــ دعوتِ اسلام قبول کرنے اور حقیقتِ اسلام پر عمل پیرا ہونے والا ہر انسان نہ صرف خود ہر قسم کے خطرات سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے بلکہ وہ بلا تمیز رنگ و نسل اور مذہب و ملت دنیا کے ہر دوسرے انسان کے لئے امن و سلامتی کا علمبردار بن جاتا ہے۔ مقدس بانیٔ اسلام حضرت

خیرالانام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ -

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان امن وسلامتی میں رہیں"۔

خدائے بزرگ و برتر نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ" کے نہایت رحیمانہ اور کریمانہ خطاب سے نواز کر ہر مسلمان کو اس بات کا پابند کر دیا ہے کہ جس طرح تمہارا رسولؐ اور پیشوا تمام جہانوں، تمام زمانوں اور تمام انسانوں کے لئے مجسّم رحمت و شفقت ہے اسی طرح تم بھی دنیا کے ہر انسان کے لئے ہمدردی و خیرخواہی اور محبت و شفقت کے پیکر بن جاؤ۔ تم صرف اپنے ہم مذہب مسلمانوں تک ہی ہمدردی و بھلائی کو محدود نہ رکھو بلکہ اپنے دامنِ صلح و آشتی اور سایۂ شفقت و رأفت کو اتنا پھیلاؤ کہ دنیا کا ہر انسان اس کے نیچے آکر امن و امان اور راحت و سکون کا سانس لے سکے۔ پس اگر تمام مسلمان اسلام کے اس مفہوم کو سمجھ کر اس کی ان حسین تعلیمات کو اپنائیں تو پوری دنیا اسلام کے عالمگیر حصارِ امنیت کے نیچے آکر جنت نظیر بن سکتی ہے۔

اسلام کے اصطلاحی معنے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیۂ کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۸)

حضورؑ اپنی تصنیف لطیف اسلامی اصول کی فلاسفی میں اسلام کی تشریح مندرجہ ذیل ایمان افروز اور لطیف انداز میں فرماتے ہیں۔ فرمایا:-

"اسلام کیا چیز ہے، وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اُوپر سے ہم پر اُترتی ہے ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس کی غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مر جاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رُو سے اسلام ہے"۔ ص۵

"اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا"

(باقی)

"اللہ تعالیٰ کی برکات اور رحمتیں تو خلافت کیساتھ وابستہ ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"تیسری بات مَیں نے یہ کہی ہے کہ احمدی ڈاکٹر اور ٹرینڈ ٹیچرز رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں اور دین و دُنیا کی حسنات کے وارث ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے لنڈن میں بھی کہا تھا آپ کو بھی وہی بات کہہ دیتا ہوں۔ آپ رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں ورنہ اگر رضاکارانہ طور پر جو خدمات پیش کی گئیں اگر ضرورت کے مطابق نہ ہوئیں تو پھر مَیں حکم دوں گا اور اس صورت میں آپ کے لئے دو راستے کُھلے ہوں گے۔ یا جماعت کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں یا پھر خلافت کی اطاعت کریں اور آپ خلافت کی ضرور اطاعت کریں گے، انشاء اللہ"۔ (خطبہ جمعہ ۲۶ رجون ۱۹۷۰ء از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ مطبوعہ الفضل ۲۲ رجولائی ۱۹۷۰ء)

اِس سلسلہ میں جو ڈاکٹر اور اساتذہ اپنے نام پیش کرنا چاہیں وہ جلد از جلد اپنے کوائف سے ہمیں مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید ربوہ

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

اطفال الاحمدیہ کے کام کی ماہوار رپورٹ مطبوعہ فارم پر آنی ضروری ہے۔ یہ رپورٹ فارم مرکز سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ قائدین مجالس اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ شعبہ اطفال کی رپورٹ مقررہ فارم پر بروقت مرکز میں بھجوا دی جایا کرے۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا۔ (ناظر بیت المال آمد)

اُذکروا موتکم بالخیر

محترم خواجہ عبدالقیوم صاحب کا ذکر خیر

محترم خواجہ عبدالقیوم صاحب سیالکوٹ شہر کے ایک معزز گھرانے کے فرد تھے آپ نے سنہ ۱۹۰۰ء میں اپنے والد بزرگوار کی معیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی اور پھر سنہ ۱۹۰۵ء میں آپ بیعت سے مشرف ہوئے۔ بہت خوبرو بلند قامت۔ بلند حوصلہ۔ زندہ دل اور علم دوست بزرگ تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھا۔ میں نے آپ کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ برسوں آپ کی صحبت میں بیٹھکر آپ کے علمی مذاکرات سے لطف اٹھایا ہے گو آپ شاعر نہ تھے مگر سخن شناس ضرور تھے۔ بلند پایہ اشعار بڑے مزے لے لیکر پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اکثر ورد زبان رہتے کبھی کبھی خاکسار سے بھی نظمیں سنکر محظوظ ہوتے۔ میری کچھ نظمیں ٹیپ ریکارڈ بھی کرائیں۔ مرحوم دل کے بہت صاف تھے کبھی کسی کے متعلق ذرہ بھر بھی کدورت نہیں آئی بغض اور کینہ اور نفرت سے آپ کا دل کوسوں دور تھا۔ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ دوستوں کو رشتہ داروں کو مہمانوں کو بڑی محبت اور شفقت سے ملتے۔ جو بھی آپ سے ملتا آپ کی حقیقی محبت کا سرور لے کر جاتا۔

آپ گھر سے نکلتے تو بڑے وقار سے اور پورے لباس میں نکلتے۔ کوٹ پتلون۔ ٹوپی وغیرہ پہننے میں نفاست کو مدنظر رکھتے خندہ پیشانی اور زندہ دلی کو باہر بھی برابر قائم رکھتے عام طور پر سائیکل پر تشریف لے جاتے۔ راہ میں ملنے والے احباب سے بڑے خلوص اور محبت سے ملتے۔ آپ گورنمنٹ ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری سے ریٹائرڈ ہوئے۔ مگر ادنیٰ ترین آدمی سے بھی خوشدلی سے ملتے وفات پر ریلوے اسٹیشن کا ایک قلی آیا کہنے لگا کہ خواجہ صاحب روزانہ لائن سے کراس کر کے بہشتی مقبرے جاتے ہوئے مجھ سے ضرور بڑی محبت سے ملتے اور باتیں کرتے۔ خواجہ صاحب مرحوم کے ایک بیٹے میجر منیر احمد بھارت سے سنہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شہید ہو کر ربوہ میں دفن ہوئے۔

آپ جب تک زندہ رہے قریباً روزانہ بلا ناغہ اپنے بیٹے کے مزار پر دعا کے لئے جاتے رہے۔ شہید کی تربت کے ارد گرد کچھ پھول لگا رکھے تھے ان میں باقاعدہ پانی دیتے رہے۔

آپ نے اپنی کوٹھی نما مکان میں بھی گملوں کا ایک باغیچہ لگا رکھا تھا جس کی دیکھ بھال اور آبپاشی خود ہی فرماتے۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی خوبیاں۔ الفاظ میں نہیں سما سکتیں نہ ان کی شان کے مطابق الفاظ ہی ملتے ہیں۔ یہی کیفیت حضرت خواجہ صاحب کی ہے۔ آپ کا خوبصورت اور نورانی چہرہ اس وقت بھی میرے سامنے ہے۔ مگر آہ وہ ہمیں داغ مفارقت دے کر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ دل غم سے بھرپور ہیں اور آنکھیں پرنم۔ خدا تعالیٰ کی یہی مشیت تھی وہ پوری ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی مرضی میں ہی ہماری بھلائی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے اپنی محبت کی جنت عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے پانچ لڑکیاں اور خدا کے فضل سے بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ بالآخر آپ اس گلشن عارضی کو چھوڑ کر ۲۲ جولائی سنہ بروز بدھ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اور حقیقی گلستان میں جا بسے۔ آپ اس گلشن ہستی کے ایک خوشنما خوش رنگ اور خوشبودار پھول تھے جو دیکھتے دیکھتے غائب ہو گئے۔

آپ ایک چمکدار بیش بہا موتی تھے جو اچانک گم ہو گیا اپنے گھر کی رونق تھے رشتہ داروں کے لئے بڑا خوش کن سہارا دوستوں کے لئے اخلاق حسنہ کا سرمایہ۔ اپنی اہلیہ محترمہ کے لئے دلی تسکین و راحت کا ایک ذریعہ اولاد کے لئے سایہ رحمت تھے۔ مگر قدرت نے اپنے پروگرام کے ماتحت عالم بالا میں بلا کر اپنی محبت کی جنت میں جگہ دیدی ہم بھی آپ کو الوداع کہتے ہیں اور مالک حقیقی کی رضا پر راضی ہیں

الوداع اے نیک خو اے نیک دل ہاں الوداع
الوداع کہ جنت فردوس ہے تیرا مکاں
جا ہزاروں برکتیں تجھ پہ خدا نازل کرے
جا ہزاروں رحمتیں تجھ پہ کرے رب جہاں

محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم

محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی مورخہ ۲۰ رجنوری سنہ ۱۹۶۹ء کو بمقام کینیڈا اس عالم فانی کو چھوڑ کر عالم جاودانی میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

احمدیت کے ساتھ میاں صاحب مرحوم کا تعلق نہایت مستحکم اور گہرا تھا۔ لاریب وہ ان فدائیوں میں سے ایک تھے جنہوں نے ماسور وقت کی آواز آن امنوا بربکم کو سنا اور امنا پکارتے ہوئے اس کی اطاعت پر کمربستہ ہو گئے اور پھر اس عہد کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ انہوں نے جس چشمہ معرفت سے سیرابی حاصل کی اس کی حلاوت اور کیف و سرور کو اپنے قلبی و روحانی مشاہدات کے ساتھ بھٹکی ہوئی اور پیاسی روحوں تک پہنچایا۔ اسی جذبہ ایمان و ایقان کے تحت وہ جماعتی خدمت کو ہمیشہ مقدم رکھتے اور دینی امور میں پوری دلچسپی سے حصہ لیتے۔ راولپنڈی کے قیام کے دوران بطور امیر جماعت سلسلہ کے استحکام کے لئے شب و روز کوشاں رہے۔ کینیڈا جاکر بھی ان کا دل کبھی مطمئن نہ ہو سکا اور مرکز سے دوری کی تڑپ انہیں بے چین کئے رہی میرے نام خطوط میں اس کا نہایت درد انگیز الفاظ میں اظہار فرماتے رہے اور شاید یہی وجہ تھی کہ قدرت نے ان کی یہ تڑپ دیکھ کر ہی انہیں مرکز سلسلہ میں پہنچا دیا

اللھم اغفرلہ وارحمہ

آپ کی علمی و دینی قابلیت مسلمہ تھی اور مسائل کو سلجھانے کا ملکہ خاص رکھتے تھے اس وجہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں جماعت کے اہم امور کی انجام دہی کے لئے مقرر فرماتے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر تقاریر فرماتے اور اس قدر مدلل طور پر بیان فرماتے کہ مسئلہ زیر بحث کے متعلق کوئی الجھن ذہن میں نہ رہتی زندگی بھر تقویٰ اور پرہیزگاری شعار اول رہی اور دنیا جمع کرنے کی بھی کوشش نہیں کی۔ صرف عقبیٰ کی فکر دامنگیر رہی۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ فراخی عطا فرمائی۔

مہمان نوازی ان کی گھٹی میں شامل تھی اور مہمان کی آمد پر ہمیشہ مسرت کا اظہار فرماتے اور مقدور بھر اسکے آرام و آسائش کا خیال فرماتے مگر پھر بھی بے چین رہتے کہ شاید کوئی کوتاہی نہ ہو گئی ہو۔

اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے اور ان کی معمولی سی تکلیف سن کر بھی بے چین ہو جاتے۔ ان کی کوتاہیوں سے درگذر فرماتے اور خطاؤں کو کشادہ دلی سے معاف فرماتے اور کبھی ان کے ذکر سے انہیں منفعل نہ فرماتے کسی کی طرف سے معمولی محبت کے اظہار کو بھی بہت محسوس فرماتے اور اسے ہمیشہ یاد رکھتے اور اس سے کئی گنا زیادہ محبت فرماتے تکلفات کے قطعاً عادی نہ تھے بہت خوش گفتار تھے اور آپ کی مجلس میں بیٹھنے والا کبھی اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا تھا۔ طبیعت میں جہاں حد درجہ متانت تھی وہاں بذلہ سنجی بھی موجود تھی خصوصاً جب مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو انہیں خاص طور سے لطائف سنا کر محظوظ فرماتے

گھریلو زندگی نہایت مثالی رنگ کی تھی جسے خاص طور پر قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ میں نے انہیں کبھی ناراض ہوتے نہیں دیکھا بلکہ ان کی زندگی میں محبت اور مسرت ہی کو موجزن پایا۔ محترمہ خالہ جان کی نہایت عزت فرماتے اور ان کی کسی بھی خواہش کو نظر انداز نہ فرماتے اور ہمیشہ دلجوئی فرماتے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ان کا وجود اپنوں اور بیگانوں سبھی کے لئے باعث برکت تھا۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت نہایت اعلیٰ رنگ میں فرمائی اور ان میں جذبہ احمدیت مکمل طور پر راسخ فرمایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمادے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

چوہدری عطاء الرحمٰن سارچوری
لائل پور

جا فرشتے تجھ پہ برسائیں وہاں رحمت کے پھول
جا کہ خوش ہو دیکھ کر تجھ کو ہجوم قدسیاں

(محمد شفیع اسلم)

دعائے نعم البدل

میرا بھانجہ عزیزم نصیر احمد بعمر ۱۳ سال ابن مرزا لطیف صاحب اسلام آباد مورخہ ۲۲ کو ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچے کے والدین اس صدمہ سے بڑے متاثر ہیں احباب کرام دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

ایک اہم منصوبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ مغربی افریقہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے ایک خاص منصوبہ "آگے بڑھو" (Leap Forward Programme) کا اعلان فرمایا تھا اس منصوبہ کے زیر انتظام نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا اور گیمبیا میں خدمت خلق کی غرض سے ہیلتھ سنٹرز اور سکول کھولے جا رہے ہیں تا عیسائیوں کو جو وہاں دینی میدان میں شکست کھا چکے ہیں اب اس میدان میں بھی ان کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اور کسر صلیب کا کام مکمل کیا جا سکے۔

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جون (مطبوعہ روزنامہ الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء) میں فرمایا۔

"میرا اندازہ یہ ہے کہ اگر گیمبیا میں مثلاً چار ہیلتھ سنٹرز کھل جائیں تو ہم وہاں ہر سال ایک نیا ہائی (سیکنڈری) سکول کھول سکتے ہیں ہم نے ان دونوں میدانوں (ہیلتھ سنٹرز اور سکول) میں متوازی طور پر بڑی سرعت کے ساتھ آگے بڑھنا ہے لیکن وہاں پہلے طبی امداد کے مرکز کھلنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا جو منشا مجھے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں پہلے ہیلتھ سنٹرز کھولنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے ....." پھر فرمایا

"میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنا چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز (طبی امداد کے مراکز) اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے ....."

پھر حضور نے دعا بھی فرمائی کہ:۔

"اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے نوجوانوں کے دل بھی اور ہمارے بزرگ ڈاکٹروں کے دل بھی اس خدمت کیلئے کھول دے اور تیار کر دے اور ان کے دل میں خدمت کا جذبہ پیدا کر دے۔"

بالآخر حضور نے ہدایت فرمائی کہ

"جو دوست اپنا نام پیش کریں (مجھے یقین ہے کثرت سے نام پیش کریں گے) وہ اپنے کوائف سے متعلقہ مجلس نصرت جہاں وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ کو مطلع کریں"۔ ..... یہ مجلس حضور نے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی نگرانی میں قائم فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں وکالت تبشیر تحریک جدید)

۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰ عربی اسباق وابتدائی صرف و نحو دو ہفتے محترم مولوی نورالحق صاحب تنویر

" " محترم شیخ نور احمد صاحب منیر

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ طلبہ کی تقریری مشق نگران محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

نوٹ ۱: بعد نماز مغرب طلبہ مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بنصرہ کی مجلس عرفان میں شریک ہوں گے۔ اگر مجلس عرفان نہ ہو تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا مختصر درس ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ

نوٹ ۲: طالبات کے لئے مسجد میں پردہ کا انتظام ہوگا۔ وہ گیارہ بجے دن تک اسباق میں شریک ہوں گی۔ ان کی تقریری مشق حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر نگرانی ہوا کرے گی۔

نوٹ ۳: آخر میں امتحان ہوگا اور اول و دوم کو انعام دیئے جائیں گے۔

ابوالعطاء جالندھری

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

(تعلیم القرآن)

فضل عمر درس القرآن کلاس ربوہ

ماہ ظہور ۱۳۴۹ ہجری شمسی

۱ اگست سنہ ۱۹۷۰ء

نصاب اور لائحہ تدریس

امسال فضل عمر درس القرآن کلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق یکم اگست سے شروع ہے۔ وباللہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اس کا مندرجہ ذیل نصاب منظور فرمایا ہے:۔

۱۔ قرآن مجید	پانچ پارے (۱۶ تا ۲۰ پارے تک)	
۲۔ حدیث نبوی	حدیقۃ الصالحین (حدیث ۲۹۷ سے)	
۳۔ علم کلام	(۱) شہادۃ القرآن	کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
	(۲) احمدی غیر احمدی میں کیا فرق ہے	
	(۳) احمدیت کا پیغام	تصنیف حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ
۴۔ عربی اسباق ابتدائی صرف ونحو	تیس عربی فقرے زبانی بھی یاد کرائے جائیں گے	

۵۔ چاروں مذاہب فقہ اور ان کے اماموں کے متعلق واقفیت

۶۔ عام مسائل آداب مسجد آداب نماز وغیرہ

۷۔ علمی تدریسی تقاریر۔ مندرجہ ذیل دس اہم عناوین پر علماء سلسلہ تدریس کے رنگ میں نوٹ کرائیں گے

۱۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام	ابوالعطاء
۲۔ فیضان نبوت محمدیہ اور قرآن مجید	محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت	محترم شیخ مبارک احمد صاحب
۴۔ تردید عیسائیت از روئے قرآن کریم	محترم سید محمود احمد صاحب ناصر
۵۔ قرآن مجید کے فضائل و امتیازات	محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر
۶۔ قرآن کریم مکمل اور دائمی شریعت ہے	محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۷۔ دور حاضر میں پوری ہونے والی قرآن کریم کی پیشگوئیاں	محترم شیخ نور احمد صاحب منیر
۸۔ صحابہ کرام کے اوصاف از روئے قرآن کریم	محترم مرزا عبدالحق صاحب گوجرانوالہ
۹۔ قرآن کریم کے شیریں ثمرات	محترم مولوی غلام باری صاحب سیف
۱۰۔ قرآن کریم کی تفسیر کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ اصول	محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب

روزانہ لائحہ تدریس

کلاس روزانہ مسجد مبارک ربوہ میں سات بجے شروع ہوا کرے گی

صبح ۷ تا ۷-۴۵	حدیث نبوی	دو ہفتے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب
		" محترم مولوی غلام باری صاحب سیف
۷-۴۵ تا ۹-۰۰	قرآن کریم	ابوالعطاء
۹-۰۰ تا ۹-۳۰	علم کلام	دو ہفتے محترم سید محمود احمد صاحب ناصر
		" محترم عطاء المجیب صاحب راشد
۹-۳۰ تا ۹-۵۰	فقہ اور مسائل دینیہ	محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر و محترم مولانا ظہور حسین صاحب
۹-۵۰ تا ۱۰-۱۰	وقفہ (استراحت)	
۱۰-۱۰ تا ۱۰-۳۰	علمی تدریسی تقریر	دس علماء سلسلہ باری باری دو دو دن اپنے مفوضہ مضمون پر نوٹ لکھائیں گے۔

جمعرات کے روز سوالات کے جواب دئے جایا کریں گے۔

درخواست دعا: گجرات میں کرمی خواجہ محمد اقبال صاحب پریذیڈنٹ جماعت میرپور آزاد کشمیر اکثر بیمار رہتے ہیں ان کو دو تین دفعہ دل کا دورہ ہوگیا تھا اب پہلے سے افاقہ ہے الحمدللہ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر عبدالحق ملک گجرات

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع پتہ	وعدہ	ادائیگی
محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب محمود آباد فارم تھرپارکر	۵۰۰	۲۰۰
جماعت احمدیہ " "	۷۴۰	
" حافظ فیض اللہ صاحب ربوہ (حال سیرالیون)	۱۰۰۰	۱۰۰۰
" چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب منجانب فضل احمد صاحب والد خود چک ۹ پنیار سرگودہا	۵۰۰	۵۰
" اے رکے - ایم - نور الدین صاحب منجانب والدین	۵۰۱	
" چوہدری فیض احمد صاحب اسلم سینئر سول جج لائلپور	۵۰۰	۲۵۰
محترمہ اہلیہ " " " " "	۵۰۰	—
محترم شیخ داؤد احمد صاحب برما	۲۰۰۰	
" محمد سلیمان صاحب "	۵۰۰۰	
جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر	۶۲۱	۳۵
" لال دین صاحب مع اہل و عیال چک ۱۶۶ مراد "	۵۰۰	۱۰۰
" چوہدری علی شیر و محمد حسین صاحبان چک ۱۶۹ مراد "	۶۰۰	
" مرزا حمید احمد صاحب و کوثر حمید صاحبہ لاہور	۱۰۰۰	
محترمہ بیگم صاحبہ " " منجانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ربوہ	۵۰۰	
" " " سیدہ حضرت اُمّ ناصرؓ "	۵۰۰	
" محمودہ سلطانہ بیگم میاں محمد محسن صاحب مرحوم لائلپور	۲۰۰۰	۲۰۰۰
" مریم صدیقہ بیگم میاں عبدالسمیع قمر صاحب فیکٹری ایریا "	۵۰۰	۵۰۰
محترم چوہدری عبدالحمید صاحب حلقہ غلام محمد آباد "	۵۰۰	۱۰۰
" لطیف احمد صاحب " "	۵۵۰	
" " محمد یسین صاحب صادق آباد	۵۰۰	۱۰۰
" احمد علی خاں صاحب سانگھڑ حیدرآباد ڈویژن	۵۱۵	
" میاں نظام الدین صاحب چک $\frac{279}{10.5.R}$ مظفر گڑھ	۵۰۰	۴۰۰
" محمد اعظم صاحب منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ اللہ رکھی صاحبہ چک $\frac{279}{10.5.R}$ مظفر گڑھ	۵۰۰	۵۰۰
جماعت احمدیہ نصیرہ ضلع گجرات	۷۲۰	
" ملک سردار خاں صاحب ٹھیکیدار ریلوے مع اہل و عیال جیکب آباد	۵۰۰	۱۰۰
" چوہدری ظفر احمد صاحب اوورسیر نہر ساہیوال	۵۰۰	۱۰۰
" ملک شمس الاسلام صاحب "	۵۰۰	۱۵۰
محترمہ ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ "	۵۰۰	۲۰۰
محترم ملک محمد لطیف صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰۰۰	۱۰۰۰
" لیفٹیننٹ کرنل محمود الحسن صاحب "	۱۰۰۰	
" " " غلام رسول صاحب ریٹائرڈ "	۱۰۰۰	
" شیخ ریاض محمود صاحب سلطان پورہ لاہور	۲۰۰۰	
" چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب ماڈل ٹاؤن "	۱۰۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " " " "	۵۰۰	
محترم چوہدری عبدالحمید صاحب " "	۲۰۰۰	
" شیخ محمد بشیر صاحب "	۵۰۰۰	
" مولوی حبیب الرحمان صاحب تیج گاؤں مشرقی پاکستان	۹۰۰	
جماعت احمدیہ " مالوکے بھگت سیالکوٹ	۱۰۰۰	
" " چکوال چکوال	۵۰۰	۲۰۵
" سکواڈرن لیڈر ایس - ایم - حق صاحب پشاور	۵۰۰۰	
" چوہدری محمد شریف صاحب ونسکے چیمہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰	۲۰۰
" مرزا الطاف الرحمان صاحب صدر جماعت احمدیہ ننکانہ شیخوپورہ	۲۰۰۰	

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں میں ایک تربیت یافتہ بی - ٹی - آئی کی آسامی خالی ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کے مطابق دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول زیر دستخطی کو ۲۰ اگست ۱۹۷۰ء تک بھجوائیں۔

منیجر: ت - آئی ہائی سکول گھٹیالیاں
براستہ بدوملہی - ضلع سیالکوٹ

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل پور کراچی کے ایک غیر معمولی اجلاس میں مکرم ملک محمد اشرف صاحب پریذیڈنٹ حلقہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ آپ سلسلہ کے دیرینہ خادم تھے اور اکثر ذمہ دار عہدوں پر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مغفرت سے نوازے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

(پریذیڈنٹ حلقہ ماڈل پور کراچی)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ ماجدہ اہلیہ چوہدری محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بیداد پور ضلع شیخوپورہ مورخہ ۷ کو مختصر علالت کے بعد بعمر ۷۸ سال وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت ہی کم گو۔ خاموش طبع صبر و قناعت کا ایک نمونہ۔ پردہ کی حد درجہ پابند۔ تہجد اور احمدیت کی فدائی تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں بلند مقامات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمادے۔

ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

درخواستہائے دُعا

۱ - میری والدہ صاحبہ اچانک خون میں شکر بہت زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے سخت علیل ہو گئی ہیں۔ میں تمام بھائی بہنوں سے ان کی صحت کاملہ اور تندرستی والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

ڈاکٹر محمد عابد قریشی بہادر گنج شاہ جہان پور (بھارت)

۲ - میری بچی عزیزہ سنزہ بعمر ۲ سال چھ روز سے شدید بخار میں مبتلا ہے علاج معالجہ ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک آرام نہیں آیا اور احباب سے مؤدبانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بچی کو جلد اور مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (احمد حیات لاہور چھاؤنی)

۳ - میری والدہ محترمہ مسلسل پانچ ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا تھیں۔ بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے ان کا اپریشن گلاب ہسپتال ریلوے روڈ میں ہوا۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن کمزوری ابھی کافی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا رفیق احمد عابد عابدی - لاہور)

۵ - مکرم شریف احمد صاحب بی اے متعلم جامعہ احمدیہ کے والد محترم چوہدری غلام نبی صاحب گوندل امام بخش کو حادثہ میں سخت چوٹیں لگی ہیں۔ اور وہ پنڈی عیدن ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ملک مبارک احمد عزیز محمد نعیم نوہب شاہ)

۷ - خدوی عرصہ چار ماہ سے متواتر دونوں پیروں کے اوپر کے معمول پر چنبل کی وجہ سے بہت پریشان ہے کو علاج معالجہ کیا جا رہا ہے لیکن مرض بڑھ رہا ہے احباب جماعت سے کامل اور عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نذیر احمد ڈار ٹرنک بازار گوجرانوالہ

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا بصیرت افروز خطاب

دلائل و براہین اور آسمانی نشانات کی مدد سے غلبۂ اسلام کی عظیم جدّوجہد میں حصّہ لو

اس کے لئے ضروری ہے کہ تم دعاؤں پر زور دو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرو

(مرتبہ: خورشید احمد)

ربوہ ۲ ظہور۔ کل مورخہ یکم ظہور کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے طلباء وطالبات کو یہ زرّیں نصیحت فرمائی کہ وہ خلیفۂ وقت کے ساتھ مل کر اور یک جان ہو کر غلبۂ اسلام کی عظیم جدوجہد میں حصہ لیں اس جد وجہد کی تیاری کے دو زبردست ذریعے ہیں۔ ایک دلائل و براہین اور دوسرے آسمانی نشانات۔ آپ پوری کوشش سے دلائل سیکھیں اور دینی علوم حاصل کریں لیکن اس کے ساتھ ہی دعاؤں پر بھی زور دیں اور زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے آسمانی تائیدات و نشانات بھی ظاہر کرتا رہے اور اس طرح غلبۂ اسلام کے دن نزدیک سے نزدیک تر آسکیں۔

کل سوا آٹھ بجے صبح مسجد مبارک میں نظارت اصلاح وارشاد (شعبہ تعلیم القرآن) کے زیرِ اہتمام فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ایک نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے اپنے خدام کو نوازا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح فرمایا اس کلاس میں ملک کے طول و عرض سے احمدی طلبہ وطالبات کی کثیر تعداد شامل ہو رہی ہے۔

کل سوا آٹھ بجے صبح جب حضور اس کلاس کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو جملہ حاضرینِ مجلس نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ حیدرآباد سندھ کے ایک طالب علم افضل شاہد صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا اب میں دعا کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح کرتا ہوں۔ میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ سب کچھ دے جو میرے دل میں آپ کے لئے ہے۔ اس کے بعد حضور نے لمبی پر سوز اجتماعی دعا فرمائی۔

دعا کے بعد مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نے قرآن پاک کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھا جس کا پہلا شعر ہے ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا جو کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا اور جملہ حاضرینِ مجلس کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔

حضور نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ یہ کلاس ایک خاص غرض کے لئے بلائی گئی ہے اور آپ ایک خاص مقصد یعنی دینی علوم کے حصول کے لئے یہاں شامل ہو رہے ہیں اس لئے آپ کو چاہیئے کہ آپ ۲۴ گھنٹے خود کو مصروف رکھیں وقت کو ضائع نہ کریں اور اس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ربوہ ہمارا مرکز ہے یہاں پر بڑی کثرت سے مخلص اور فدائی احمدی آباد ہیں۔ لیکن جہاں مخلصین آباد ہوں وہاں بعض منافق بھی ہوتے ہیں آپ کو چاہیئے کہ ان سے ہوشیار رہیں کیونکہ جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے بظاہر ان کا نعرہ یہ ہوتا ہے کہ ہم منافق نہیں بلکہ مصلح ہیں لیکن مومن کی فراست بڑی تیز ہوتی ہے وہ فوراً انہیں پہچان لیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نفاق کا شیطان انہیں دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

حضور اقدس نے فرمایا خلیفۂ وقت کے ساتھ مل کر اور یک جان ہو کر غلبۂ اسلام کے لئے جدوجہد کرنا آپ سب کا فرض ہے اسی جدوجہد کی تیاری کے لئے آپکو یہاں بلایا گیا ہے۔ اس تیاری کے دو زبردست ذریعے ہیں ایک دلائل و براہین کی تلوار اور دوسرے آسمانی نشانات۔ یہی وہ دو ذریعے ہیں جن سے اس زمانہ میں اسلام کا غلبہ مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرے گا۔ لیکن اس وعدہ کو پورا کرنے کی خاطر اور ہمیں ثواب پہنچانے اور اپنی رضا کی جنتوں میں ہمارے لئے محل تیار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ مطالبہ صرف اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے جبکہ ہماری آنے والی نسلیں بھی ہمارے معیارِ قربانی پر قائم رہیں۔ حضور نے سپین میں مسلمانوں کی فتوحات اور پھر ان کی الم ناک شکست کے اسباب و عوامل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اسلام کی تاریخ بڑے زور سے یہ یاد دہانی کراتی ہے کہ اپنی آئندہ نسلوں کی فکر رکھو اور ان کی صحیح تربیت سے کبھی غافل نہ رہو۔

حضور نے اپنے سفرِ مغربی افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کے حالات کا مشاہدہ کرکے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام اور عیسائیت کی آخری جنگ افریقہ کی سرزمین میں لڑی جائے گی۔ یہ جنگ ظاہری تلوار سے نہیں بلکہ دلائل کی تلوار سے اور آسمانی نشانات کی مدد سے لڑی جائے گی۔ اس کے لئے جہاں مالی قربانی کی ہمیں ضرورت ہے وہاں ہمیں سینکڑوں ایسے مخلص رضاکاروں کی بھی ضرورت ہے جو خلیفۂ وقت کی زیرِ ہدایت وہاں جاکر اس میں حصہ لیں۔ اس کی تیاری کا ایک طریق یہ ہے کہ آپ اس تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہو کر اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ دینی علوم سیکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا ذاتی اور زندہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرے اور ساتھ ہی دعاؤں پر زور دے۔ اپنے آپ کو لاشے محض سمجھے اور اپنا سب کچھ اپنے رب کو سونپ دے۔ صرف یہی وہ طریق ہے جس سے آپ دینی علوم سے حقیقی معنوں میں فائدہ اٹھا سکیں گے اور غلبۂ اسلام کی عظیم جدوجہد میں حصہ لینے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکیں گے۔

اس ضمن میں حضور نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار اور التزام کے ساتھ پڑھنے کی بھی نصیحت کی اور فرمایا یہ کتب قرآن کریم کی الہامی تفسیر کا رنگ رکھتی ہیں اس لئے قرآن کریم کے علوم کو جو ہمارے لئے منبع حیات ہیں سمجھنے کے لئے اس زمانہ میں ان کا مطالعہ ازحد ضروری ہے۔ آپ کوشش کریں کہ روزانہ حضور کی کسی کتاب کے کم از کم پانچ صفحات ضرور پڑھتے رہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ کہتے ہوئے میں کبھی نہیں تھکوں گا کہ آپ دعاؤں پر زور دیں اور بہت زور دیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے دعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا ہے تم دعائیں کرنے اور پھر اپنی بے ثمر دعاؤں کو باثمر دعائیں بنانے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہو تاکہ خدا تعالیٰ سے تمہارا ذاتی تعلق قائم ہو جائے ہمیشہ یاد رکھو کہ اسلام کا غلبہ ایسے ہی وجودوں کے ذریعے مقدر ہے۔ جو دعائیں کرنے والے اپنے تئیں لاشے محض سمجھنے والے اور زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنے والے ہوں گے۔ تب ان کے علم و عمل میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت پیدا کردے گا۔ پس تم اس کلاس میں شامل ہو کر زیادہ سے زیادہ دینی علوم سیکھو مگر ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ علوم تبھی تمہارے کام آئیں گے جبکہ تمہیں دعاؤں کی عادت ہوگی اور زندہ خدا سے تمہارا زندہ تعلق قائم ہوگا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے اور پھر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (شعبہ تعلیم القرآن) نے طلبہ وطالبات کو ضروری ہدایات دیں اور اس طرح اس کلاس کا آغاز ہوا۔

مجلس ارشاد کی مختصر روداد (بقیہ صفحہ)

ہمیں قرآنِ عظیم کے انوار و برکات کو دعاؤں اور تدابیر کے ذریعے حاصل کرنا چاہیئے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو قرآن عظیم کے مطابق بنائیں۔ مسلمانوں میں قرآن عظیم کے مطابق عملی نمونہ کا فقدان ہی اس زمانہ میں اسلام کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی روک ہے اب ہم نے اس روک کو دور کرنا ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ چوکس اور بیدار رہ کر اپنی پاک زندگی کی حفاظت کریں اور غیروں کا اثر لینے کی بجائے ان پر اپنا اثر ڈالیں۔ قرآن کریم کا جُوا گردنوں پر رکھیں اور اس کے مطابق چلیں کہ اس کے بغیر ہم کبھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں ہوسکتے۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی اور اس طرح یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷